❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت انسانیت
وقت 5-7 منٹ

حفاظت و سیکیورٹی کی ضرورت، اہمیت اور اس کے فوائد

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا (النساء:72)

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے بچاؤ کا سامان رکھا کرو۔ پھر خواہ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں نکلو یا بڑی جمعیت کی صورت میں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (آل عمران:201)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور سرحدوں کی حفاظت پر مستعد رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خون سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ حفاظت و سیکیورٹی کی ضرورت، اہمیت اور اس کے فوائد۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اور اِس دَور کے ماموِر زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاءِ کرام نے مختلف مقامات پر اپنی اور قوم وملّت اور مذہب کی حفاظت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ حفاظت کے لیے جو الفاظ معاشرہ میں بالعموم مستعمل ہیں۔ اُن میں پہرا (پہرہ)، دیکھ بھال، نگہبانی، چوکی قائم کرنا، ٹھیکری پیرا، نگرانی، پاسبانی، سلامتی و بچاؤ کے سامان کرنا شامل ہیں۔ انگریزی میں اِس کے لئے سیکورٹی (Security) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مُلکی اور مختلف اداراتی سطح پر سیکیورٹی ایکٹ بنائے جاتے ہیں یعنی حفاظت و نگرانی کے ایسے اصول وضوابط جن کو بروئے کار لا کر کسی ادارے، ملک یا سربراہ کی حفاظت کی جاسکے۔ جماعتِ احمدیہ میں بھی اسلام کے اس حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مربوط نظام تحفّظ موجود ہے۔ جو جماعتی سطح پر اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر قائم ہے۔ دنیا بھر میں ہزاروں کی تعداد میں خدام، اطفال، انصار، ممبراتِ لجنہ وناصرات ہر اہم موقع پر رضاکارانہ اور والنیٹری (Voluntary) طور پر حفاظت کی خدمات سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ جن میں مساجد اور دیگر عمارات کی حفاظت شامل ہے، اجتماعات، جلسوں، میٹنگز اور دفاتر کی حفاظت شامل ہے۔ بالخصوص نظامِ خلافت اور خلیفۃ المسیح کی حفاظت و پاسبان سرفہرست ہے۔ اِسی لیے حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مفتی سلسلہ نے احادیث کی جو تاریخی کتاب بعنوان حدیقۃ الصالحین مدّون فرمائی۔ اُس میں پہرہ اور سیکورٹی کے ذیل میں جو باب باندھا ہے اُس کا عنوان "خلافت، پہرہ، امام کی حفاظت" رکھا ہے۔ گویا خلیفہ اور امامِ وقت کی حفاظت افرادِ جماعت کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ حضرت ملک صاحب موصوف اِس عنوان کے تحت جو حدیث لائے ہیں وہ یہ ہے کہ ہجرت کے بعد ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو نہ سکے اور حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کاش! آج خدا کا کوئی نیک بندہ پہرہ پر ہوتا۔ اِسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ حضورؐ کے پوچھنے پر اُس شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مَیں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ مَیں آپؐ کے پہرہ کے لیے آیا ہوں کیونکہ آپؐ کے متعلق مجھے خدشہ محسوس ہوا تھا۔ حضورؐ نے حضرت سعدؓ کو دعا دی اور اطمینان سے سو گئے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر:643)

حضرت مصلح موعودؓ نے اِس حدیث میں درج واقعہ کو ایک اور انداز میں بیان فرمایا ہے جو خلاصۃً یوں ہے کہ

"ایک دفعہ مکّہ کے قریب دشمن نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مدینہ میں ایک خیمہ میں بیٹھے تھے کہ آپؐ نے کھٹ کھٹ کی آواز سُنی تو پوچھا کون ہے؟ تو قریب آئے شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مکّہ میں دشمن نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مدینہ پر بھی حملہ آور ہوں تو مَیں پہرے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اگر حضورؐ اجازت دیں تو مَیں اپنی قوم کے ساتھ پہرے اور حفاظت کے لیے حاضر ہو جاؤں۔"

(خطابات شوریٰ جلد 3 صفحہ 562)

اِس سے سیکیورٹی کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ جنگ کسی اور جگہ پر ہے اور حفاظت کی پیش بندیاں کسی اور جگہ پر۔

سامعین! سیکورٹی اور پہرہ کی ضرورت، اہمیت اور فوائد پر بات تو آئندہ لمحات میں ہوگی۔ جہاں تک اِس کی ضرورت اور اہمیت کا تعلق ہے۔ اِس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تحریر پیش ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"حضرت نوح علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ نے نعمتیں دیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ مَیں تمہیں چیزیں بھی دوں گا اور پھر اِن کی حفاظت بھی کروں گا۔ حفاظت تمہیں خود کرنی ہوگی۔ اگر تم نے سُستی اور غفلت سے کام لیا تو مَیں نے تمہارا ہاتھ نہیں بٹانا۔ ہاں! اگر تم کام کرو گے اور پوری محنت سے کرو گے اور اس کے بعد بھی کوئی کسر رہ جائے گی تو اِس کو مَیں پورا کروں گا۔"

(خطابات شوریٰ جلد 3 صفحہ 254)

حفاظت اور پہرے کا تصوّر، ہر انسان کی اپنی ذات سے شروع ہوتا ہے۔ سب سے پہلے ہر مسلمان کو اپنی حفاظت کا انتظام اپنے وجود اور ذات سے کرنا ہوتا ہے۔ روحانی معنوں میں بھی اور مادی معنوں میں بھی۔ آج بات ہو رہی ہے مادّی طور پر کیسے اپنے آپ کو دشمنوں، منافقوں اور عدوّ سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے اوّل اپنے ارد گرد دیکھی اور عقاب جیسی نگاہ سے نگرانی رکھنی ہے۔ اپنے ارد گرد ہر فرد پر نگرانی کرنی ہے اور اپنے آپ کو بھی دشمن سے بچانا ہے اور اپنے ساتھیوں کو بھی اِن دشمنوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ ہم نے آوائل اسلام میں دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اور صحابہ کو مختلف مہمات اور سرایا پر بھجواتے ہوئے نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ فلاں جگہ سے بچ کر گزرنا، رات کو سفر کرنا اور دن کو کسی پہاڑ کی کھوہ میں چھپ کر گزرنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ صحابہ کے پہرہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:

"صحابہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ رات دن جاگتے تھے باوجود اِس کے کہ وہ سوتے بھی تھے۔ مگر اِن کی نیند بھی جاگنے کے ہی برابر معلوم ہوتی ہے۔ ہر صحابی کی خواہ ہو کہیں جارہا ہو اور خواہ کچھ کر رہا ہو آنکھیں کھلی رہتی تھیں، کان کھڑے رہتے تھے، دل ہوشیار رہتا تھا اور حِس تیز ہوتی تھی... وہ ایسے بیدار لوگ تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صیغہ خبر رسانی اِن کی بیداری کی وجہ سے غیر معمولی طور پر نظر آتا ہے۔ باوجودیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جاسوس نہ رکھے ہوتے تھے مگر منافق کہتے تھے ھُوَ اُذُنٌ وہ تو کان ہی کان ہے۔ معلوم نہیں اتنی خبریں کہاں سے اِسے پہنچ جاتی ہیں گویا وہ مجسّم کان ہے اور اِس میں کیا شبہ ہے کہ جس قوم کے افراد ہوشیار اور ذکی ہوں اُس کے سردار کو کان بنا پڑے گا۔ جب ماتحت آنکھیں کھلی رکھیں تو سردار کو کان بنا پڑتا ہے۔"

(خطبات محمود جلد 13 صفحہ 136)

سامعین! اپنی حفاظت اور نگہبانی کے لیے اپنی چالیں بنانے کا ذکر ہو رہا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے وقت اپنی چارپائی پر حضرت علیؓ کو سُلا کر خود حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ غارِ ثور کی طرف روانہ ہوئے تاکہ کفّار مکّہ کی توجہ اُس چارپائی کی طرف رہے جو آنحضورؐ کی تھی۔ اِسی طرح آج کے دَور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی برطانیہ ہجرت کے وقت ایک قافلہ کی اسلام آباد کی طرف روانگی اِسی حفاظت کا پیغام دے رہی تھی کہ اپنے مقام، روانگی کو دشمن سے اوجھل رکھا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ مومن کا فرض ہے کہ ہوشیار رہے اور اِس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ اس کے بعد حضورؓ نے جو واقعہ بیان فرمایا وہ وقت کی مناسبت سے اختصار سے بیان کر دیتا ہوں کہ ایک دفعہ مدینہ کے باہر شور کی آواز سُنی گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اِس آواز کو سُن کر ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اکیلے ہی نکل کھڑے ہوئے اور صحابہ بھی بیدار ہو کر مسجد نبوی اور ارد گرد جمع ہو کر آنحضورؐ کے فرمان کا انتظار کرنے لگے کہ حضورؐ جیسا کہیں گے ہم عمل کریں گے۔ تھوڑی دیر بعد صحابہ نے گھوڑے پر سوار ایک شخص کو اپنی طرف آتے دیکھا تو قریب آنے پر بھانپ گئے کہ یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضورؓ نے مجتمع صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مَیں شور کی آواز سُن کر حالات کا جائزہ لینے کے لیے نکلا تھا۔ سب خیریت ہے آپ صحابہ نے اچھا کیا کہ جمع ہو گئے۔ حضورؐ نے اِن کو دعا دی اور فرمایا کہ ایسے وقت میں ایک جگہ جمع ہو جانا ہی بہتر تھا۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 267-268)

آپؓ نے اس ارشاد کے معًا بعد ہوشیار رہنے اور خبر دار رہنے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

"مؤمن کو ہمیشہ ہوشیار و چوکس رہنا چاہیے۔ مگر ہوشیاری اور چیز ہے اور اضطراب اور۔ ہوشیاری سے مراد یہ ہے کہ ہم خبر دار رہیں کہ دشمن کیا کرتا ہے لیکن اضطراب کے معنی یہ ہیں کہ ہم سمجھ نہیں سکتے کیا کرنا چاہئے۔ بیداری اس لیے ہوتی کہ دیکھا جائے دشمن کیا کرتا ہے یا کیا کرنا چاہتا ہے پھر عقل سے اس کا مقابلہ کرنا ہے اس کے شر سے بچنے کے لیے مناسب طریق اختیار کرنا ہے۔"

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 268)

پھر فرمایا:

"ماحول اور حال کو مدّ نظر رکھنا چاہئے۔ دشمنوں کی طرف سے چوکس رہو اور ساتھ ہی اپنا ایمان بھی مضبوط رکھو کہ تمہارا خدا تمہارے چاروں طرف ہے۔"

(خطبات محمود جلد 22 صفحہ 604)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی سیکیورٹی اور حفاظت کے لیے بہت چھوٹے چھوٹے اموراور نکات سمجھائے ہیں۔ حتّٰی کہ اوقات کی بھی تعیین کر دی کہ کِن اوقات میں زیادہ سیکیورٹی کی ضرورت ہو گی۔ اُن میں فجر کا وقت، دوپہر کا وقت اور بعد العشاء کا وقت ہے۔ ہم نے بالعموم دیکھا ہے کہ مختلف فرقوں اور مُلکوں کی لڑائی اور جنگوں میں مدّ مقابل پر حملے زیادہ تر اِن ہی وقتوں میں ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"اگر تم ہمیشہ مرابطہ کرتے رہو اور ہمیشہ اپنی سرحدات کی حفاظت کرتے رہو تو دشمن کبھی تم پر حملہ آور نہیں ہو سکتا اور تم ہمیشہ کے لیے اس کے فتنہ سے محفوظ ہو جاؤ گے۔"

(خطبات محمود جلد 22 صفحہ 607)

یہاں سرحدوں سے ملکی سرحدیں تو مراد ہیں ہی، انسان اور اس کے ماحول کی سرحدیں بھی مراد ہیں۔ جن کی دیکھ بھال اور نگرانی کی ضرورت رہتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ہر شخص باشعور طور پر آنکھیں کھول کر بیدار رہے۔ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مومن کی نظر کی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ مومن کی نظر گہرائی میں سرایت کر جاتی ہے اور مخفی چیزوں کو پا جاتی ہے۔ اس لئے ہر مومن کو اپنی بصیرت اور اپنی بصارت کو تیز کرنا چاہئے اور ہوشیار رہنا چاہئے اور باخبر رہنا چاہئے کہ ماحول میں کیا ہو رہا ہے۔ اجنبی آدمی کو بلاوجہ مجرم سمجھنا تو کوئی ذہانت نہیں۔ لیکن اجنبی کو تکلیف دیئے بغیر اس کے احتمالی خطرہ سے محفوظ رہنا ذہانت ہے۔"

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 351)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک بہت اہم چیز ہے حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا۔ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں ... اور اگر اطلاع کرنا ہو انتظامیہ کو تو اس کے متعلق خبر دار رہنا چاہئے تا کہ ہر حرکت کی فوری کارروائی آپ دیکھ سکیں، نوٹ کر سکیں اور جو کارروائی ہو سکے، کسی ساتھ والے کو بتا سکیں جو انتظامیہ تک پہنچا دے۔ اس کا سب سے بہترین طریق یہی ہے کہ ہر آدمی زیادہ دور تک تو نظر نہیں رکھ سکتا۔ مگر اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو یہی بہت سیکورٹی ہے جماعت احمدیہ کی۔"

(خطبہ جمعہ 18/ جولائی 2003ء)

فرمایا:

”پاکستان کی جماعتیں، ملکی اور جماعتی حالات کی وجہ سے جن پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کر رہی ہیں وہ ہر وقت مجھے متفکّر رکھتی ہیں یہ حالات جن سے آپ لوگ گزر رہے ہیں ہر وقت فکر میں ڈالے رکھتے ہیں اور 28 مئی 2010ء کے واقعہ کے بعد جس میں جماعت نے ایک بہت بڑی اجتماعی قربانی اور وفا کی تاریخ رقم کی اُس نے ان فکروں کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ ہر جمعہ کا دن جب تک آپ کی طرف سے خیر کی خبر نہ آجائے بے چین گزرتا ہے اس بے چینی کو دور کرنے کا ہمارے پاس اس کے سوا کوئی حل نہیں کہ دعا اور صدقات سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔“

(پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع مجلس مشاورت پاکستان 2011ء)

نیز فرمایا:

”ہمارا مولیٰ تو ہمارا اللہ ہے اور اس پر ہم توکّل کرتے ہیں۔ وہی ہمارا معین و مددگار ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہے گا اور اپنی حفاظت کے حصار میں ہمیں رکھے گا۔ ان لوگوں سے آئندہ بھی کسی قسم کی خیر کی کوئی امید نہیں اور نہ کبھی ہم رکھیں گے۔ اس لئے احمدیوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور دعاؤں کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا بہت پڑھیں۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ کی دعا ضرور پڑھیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت دعائیں کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/جون 2010ء)

سامعین! حفاظت اور سیکورٹی کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے اِس کے فوائد کا ذکر تو ہو ہی رہا ہے۔ نقصان کا ذکر بھی کر دوں تا سیکورٹی کی ضرورت اور اہمیت زیادہ اُجاگر ہو کر سامنے آئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد میں 50 آدمیوں کے ایک دستے کو حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ کی سر کردگی میں ایک پہاڑی درّے پر یہ ہدایت دے کر مقرر فرمایا کہ خواہ کچھ ہو، دشمن کو شکست ہو جائے یا وہ ہمیں شکست دے دیں اور پرندے ہمارے گوشت کو نوچ کر کھا رہے ہوں۔ آپ نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا۔ گویا آنحضورؐ نے اِسے ایک چوکی قرار دیا۔ مگر جونہی مسلمانوں کو فتح ہوئی اور دشمن بھاگ نکلا تو سوائے امیر کے یہ لوگ درّہ چھوڑ کر مالِ غنیمت اکٹھا کرنے میں مصروف ہو گئے۔ دشمن نے پلٹ کر ایسا وار کیا کہ جس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہوئے۔ آپؐ کے دو دانت شہید ہوئے۔ تو ثمرات کی بجائے مسلمانوں کو نقصان کو سامنا کرنا پڑا۔ نقصان کی دوسری مثال حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر چاقو سے حملہ کی دی جا سکتی ہے۔ جب Lap of Security کی وجہ سے دشمن نے ہماری صفوں میں گھس کر خلیفہ وقت پر حملہ کر کے آپ کو زخمی کیا۔

پیارے دوستو! اب مَیں اختصار کے ساتھ سیکورٹی اور حفاظت کو مزید مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے جن دعائیہ کلمات کی ضرورت ہوتی ہے وہ بیان کر دیتا ہوں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(ترمذی)

کہ اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

حفاظت اور سیکورٹی کے لیے سب سے پہلی چیز تو اِیَّاكَ نَعْبُدُ کے تحت اپنی پوری کوشش کر کے اونٹ کا گھٹنا باندھیں اور آپس میں اتفاق کے ساتھ کامل اطاعت کرتے ہوئے خُذُوْا حِذْرَکُمْ کے تحت بچاؤ کے تمام سامان اپنے پاس رکھیں اور رَابِطُوْا کے تحت ہر وقت اپنی سرحدوں کی حفاظت کریں۔ پھر دوسری بات اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنَ کے تحت ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے اُسی سے حفاظت کے لئے مدد مانگنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ

”تین بھینسے مجھ پر حملہ آور ہیں۔ دو کو تو مَیں نے مار کر ہٹا دیا مگر تیسرے سے زیادہ خطرہ محسوس ہوا تب خدا تعالیٰ نے یہ دُعا القاء کی کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ میرے دل میں ڈالا گیا اور یہ وہ کلمات ہیں جو اِسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ملے گی۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 567-568)

پھر حضرت مصلح موعودؓ ایک رؤیا میں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کے الفاظ دہراتے ہوئے مشکلات سے نکلتے چلے گئے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اس بارہ میں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ چند دن پہلے مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دشمن کا کوئی منصوبہ ہے تو مَیں اس کو حملے سے پہلے ہی بھانپ لیتا ہوں اور اس وقت مَیں یہ دعا پڑھ رہا ہوں کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اور پڑھتے پڑھتے مجھے خیال آتا ہے کہ اپنے سے زیادہ مجھے جماعت کے لئے دعا پڑھنی چاہیے تو اس میں جماعت کو بھی شامل کر لوں۔ تو اس حوالے سے میں آپ کو بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو ضرور شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو بچائے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔"...

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ اکتوبر 2008ء)

نیز فرمایا:

"ہمارا مولیٰ تو ہمارا اللہ ہے اور اس پر ہم توکّل کرتے ہیں۔ وہی ہمارا معین و مددگار ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہے گا اور اپنی حفاظت کے حصار میں ہمیں رکھے گا۔ ان لوگوں سے آئندہ بھی کسی قسم کی خیر کی کوئی امید نہیں اور نہ کبھی ہم رکھیں گے۔ اس لئے احمدیوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور دعاؤں کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا بہت پڑھیں... اس کے علاوہ بھی بہت دعائیں کریں۔ ثبات قدم کے لئے دعائیں کریں۔ ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں، روئیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ جون 2010ء)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بے شمار جگہوں پر حفاظت، سیکورٹی اور پہرے کا ذکر کیا ہے۔ سورۃ النساء آیت 72 میں جہاں خُذُوْا حِذْرَكُمْ کا ذکر فرمایا ہے وہاں جنگی صورتِ حال میں نمازیں ایسی صورت میں ادا کرنے کا حکم ہے کہ کچھ لوگ سرحدوں پر کھڑے ہو کر پہرہ دیں اور کچھ نماز ادا کریں اور پھر ڈیوٹی پر متعیّن لوگ نماز میں شامل ہو کر نماز مکمل کریں اور نماز پڑھنے والے جا کر حفاظت کے فرائض ادا کریں۔ اِسے اسلامی اصطلاح میں "نمازِ خوف" کہا گیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں اصحابِ کہف کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ چھپے ہوئے تھے تو کسی ایک شخص کو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد حالات کا جائزہ لینے کے لئے وَلْیَتَلَطَّفْ یعنی نرمی مگر ہوشیاری سے بات کرنے کی ہدایت کے ساتھ باہر بھیجتے تا وہ پوری ہوشیاری کے ساتھ اردگرد کے حالات کا جائزہ لے کر چھپے ہوئے ساتھیوں کو بتائے۔ اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت سے وَلْیَتَلَطَّفْ کے الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم بھی اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کو بھی اصحابِ کہف سے مشابہت ہے۔ اِس لیے ہم میں سے ہر فرد کو ہوشیاری کے ساتھ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنی ہے۔

پہرے کی اہمیت و ضرورت حضرت مسیح موعودؑ کے اِس خواب سے زیادہ واضح ہوتی ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ

"ایک مرتبہ رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں پہرے کے لیے پھرتا ہوں جب مَیں چند قدم گیا تو ایک شخص مجھے ملا اور اُس نے کہا کہ آگے فرشتوں کا پہرہ ہے یعنی تمہارے پہرہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ تمہاری فرودگاہ کے اردگرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں پھر بعد میں الہام ہوا "امن است در مکانِ محبت سرائے ما" یعنی ہمارا مکان جو سرائے محبت ہے اُس میں امن ہی امن ہے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 315-316)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سورۃ آل عمران آیت 201 کے فٹ نوٹ میں فرماتے ہیں:

"یہاں رَابِطُوْا سے مراد سرحدوں پر گھوڑے باندھنا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی بھی دشمن کے حملوں سے بے خوف نہ رہو بلکہ جیسے سرحد پر کھڑے ہونے سے سرحد پار کی خبریں معلوم ہوتی رہتی ہیں اسی طرح اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو اور دشمن کو اچانک اپنے اوپر حملہ کرنے کا موقع نہ دو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ حفاظت کے نظام میں اِسے کسی نہ کسی رنگ میں ضرور شامل ہونا ہے اور سرحدوں پر گھوڑے باندھنے میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہم سب الرٹ رہیں، تیار رہیں اور پوری ہوشیاری کے ساتھ پہرہ دیں اور ماحول پر گہری نظر رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ہدایت دیتے ہوئے فرمایا، سیکورٹی مائنڈڈ (Security Minded) ہونا ہر احمدی کا فرض ہے لیکن اخلاق فاضلہ کے ساتھ یعنی حفاظت کے لحاظ سے ذہنی طور پر باشعور ہونے کو سیکورٹی مائنڈڈ کہتے ہیں۔

(جلسہ سالانہ کی انتظامی تشکیل از چوہدری حمید اللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ انفال آیت 61 کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ

"وہ عَزَّ اِسۡمُہٗ فرماتا ہے کہ وَاَعِدُّوۡا لَہُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّۃٍ فرماتا ہے کہ یعنی دینی دشمنوں کے لیے ہر ایک قسم کی تیاری جو کر سکتے ہو کرو اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیے جو قوّت لگا سکتے ہو لگاؤ۔ اب دیکھو کہ یہ آیت کریمہ کس قدر بلند آواز سے ہدایت فرما رہی ہے کہ جو تدبیریں خدمت اسلام کے لیے کارگر ہوں وہ سب بجالاؤ اور تمام قوت اپنے فکر کی، اپنے بازو کی، اپنی مالی طاقت کی، اپنے احسن انتظام کی، اپنی تدبیر شائستہ کی راہ میں خرچ کرو تا تم فتح پاؤ... اللہ جل شانہٗ اس آیت میں عام اختیار دیتا ہے کہ دشمن کے مقابل پر جو احسن تدبیر تمہیں معلوم ہو اور جو طرز تمہیں موثر اور بہتر دکھائی دے وہی طریق اختیار کرو۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 294-295)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"اے مومنو! صبر اور مصابرت (یعنی ایک دوسرے کو صبر کی تلقین) اور مرابطت کرو۔ رباط اُن گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کے لیے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے اور اِس رباط کے لفظ سے اپنی پوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 35)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے حصّہ کو تقویت پہنچا رہا ہوتا ہے پھر آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں خوب اچھی طرح پیوست کرکے بتایا کہ ایک حصّہ دوسرے کے لیے اس طرح تقویت کا باعث ہوتا ہے۔"

(بخاری کتاب الصلوۃ)

پس حفاظت و سیکورٹی کے یہ اصول و ضوابط ہیں۔ اگر ہم اِن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے تو لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ میں کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

۞۞۞۞